مدیر مسئول
محمد عطاء اللہ حنیف

جماعت اہلحدیث کا ترجمان اور مسلک اہلحدیث کا داعی

جلد ۳۶ شمارہ ۲۲
جمعۃ المبارک
۱۰ رمضان ۱۴۰۵ھ
۳۱ مئی ۱۹۸۵ء

مجلس ادارت
حافظ صلاح الدین یوسف
علیم ناصری ایم اے
معاون
محمد سلیمان انصاری

مندرجات

اداریہ ۳
انعامی سکیموں کی شرعی حیثیت ۵
انعامی اسکیمیں ۹
ایک خاتون کی نظر میں
افادات امام ابن القیم رح ۱۰
روزہ [illegible]
ماموں کانجن کانفرنس کی قراردادیں ۱۷
اطلاعات و اعلانات ۳۰

بدل اشتراک: سالانہ ۵۰ روپے
فی پرچہ ڈیڑھ روپیہ
ممالک غیر سے ۲۰ پونڈ

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ● آپ کے بھرپور تعاون کا حقدار

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد حضرت صوفی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی ساٹھ سالہ مخلصانہ خدمات کا ثمرہ ہے۔ بحمداللہ اس کے فضلاء ہزاروں سے متجاوز ہیں اور ملک بھر میں دینی و تبلیغی فرائض باحسن طریق انجام دے رہے ہیں جامعہ ہذا کا مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب سے معادلہ ہو چکا ہے۔

اس سال چھ طلبہ کا داخلہ بھیجا جا رہا ہے۔ چانسلر ریاض یونیورسٹی کی آمد کی وجہ سے ریاض یونیورسٹی سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ جامعہ میں انگریزی کا نہایت معقول بندوبست کر لیا گیا ہے۔ طلباء ایف اے اور بی اے کی سطح تک امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ اس سال جامعہ میں حفظ کے ساتھ ساتھ شعبہ تجوید کا باقاعدہ افتتاح کیا جا چکا ہے اس سال جامعہ میں تقریباً چار صد بیرونی طلبہ، اکیس اساتذہ تعلیم و تعلم میں مصروف رہے ہیں جن کے جمیع اخراجات کا جامعہ کفیل ہے۔ آٹھ دیگر ملازمین اس پر مستزاد ہیں۔

جامعہ کی سالانہ کانفرنس ملک بھر میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے جو دین اور مسلک کی اشاعت کا بہترین ذریعہ ہے۔ جامعہ کا سالانہ تعلیمی و تبلیغی و اشاعتی اور تعمیراتی بجٹ دس لاکھ روپے پر مشتمل بنایا گیا ہے۔

ظاہر ہے اتنی خطیر رقم آپ دوستوں کے مخلصانہ تعاون سے ہی فراہم ہو سکتی ہے۔ رحمت و زعفران کا مقدس مہینہ سایہ فگن ہے براہ کرم حسب سابق جامعہ سے بھرپور تعاون فرمائیں اور اپنی زکوٰۃ کا بیشتر حصہ جامعہ کے لیے مختص کریں۔

مولانا عبدالرشید صاحب حجازی از کاموں کی تا پشاور ● مولانا محمد اسحاق انصاری ● عبدالعزیز ملتانی، ملتان میں، مولانا عبدالرشید راشد ساہیوال میں، مولانا عبدالقادر ندوی کراچی میں، مولانا محمد اسحٰق چیمہ، میاں عبدالواحد فیصل آباد اور لاہور کے چند کاروباری حلقوں میں، مولانا بشیر احمد نعمانی و قاری حفیظ الرحمٰن لاہور میں، مولانا محمد علی جانباز، مولانا محمد امین صادق، مولانا عبدالرشید اکاشی اور مولانا رفیع الدین مختلف قصبات اور دیہات میں جامعہ کے لیے دورے فرما رہے ہیں یہ سب حضرات بحمداللہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ راقم حسب سابق تمام مقامات پر انشاءاللہ حاضر ہوگا۔

محمد اسلم سیف فیروزپوری ناظم جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ● ضلع فیصل آباد

مدرسہ دار القرآن والسنہ چک نمبر ۸۰ گ ب ضلع فیصل آباد

احباب جماعت اور معاونین مدرسہ دار القرآن والسنہ چک ۸۰ گ ب ضلع فیصل آباد کے لیے اطلاعاً عرض ہے کہ مدرسہ مذکورہ پانچ پختہ کمروں پر مشتمل ہے جن میں بجلی کی سہولت موجود ہے۔ مولانا احمد الدین فیروزپوری بانی مدرسہ کی وفات کے بعد دو سال تک خاکسار نے مدرسہ کا انتظام سنبھالا۔ اب مدرسہ کے ساتھ مکمل خیرخواہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر فیصلہ کیا گیا ہے کہ مدرسہ مذکورہ کا انتظام مولانا عتیق اللہ صاحب مہتمم مدرسہ حفظ القرآن ستیانہ بنگلہ کے سپرد کر دیا جائے تاکہ مولانا کی نگرانی میں مدرسہ بہتر انداز میں چل سکے اور مدرسہ میں شعبہ حفظ قائم کر کے مستند قاری رکھا جائے۔ لہٰذا معاونین سے گزارش ہے کہ وہ رمضان المبارک میں اپنا تعاون بھرپور انداز میں مولانا عتیق اللہ کے نام ارسال کریں تاکہ مدرسہ بدستور چلتا رہے۔

آئندہ مدرسہ حفظ القرآن ستیانہ بنگلہ مرکز اور مدرسہ دار القرآن والسنہ فرع کے طور پر کام کریں گے اور خاکسار مدرسہ کے رفیق کے طور پر کام کرتا رہے گا۔ مدرسہ میں امسال دو اساتذہ کے تحت ۹۰ طلبہ زیر تعلیم رہے ہیں تعطیلات کے دوران بھی ایک استاد کے تحت تعلیم جاری رہے گی۔

(۱) خادم مدرسہ محی الدین بن مولانا احمد الدین فیروزپوری دار القرآن والسنہ چک نمبر ۸۰ گ ب ضلع فیصل آباد

(۲) رہائش: عاطف انٹرپرائزز ۶-۱۴/۶ مرکز الف ۸ اسلام آباد۔ ٹیلیفون۔ ۸۵۵۲۵۱

تائید: مدرسہ مذکور جماعت کا ایک پرانا تعلیمی ادارہ ہے اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کیا جائے۔

محمد عطاء اللہ حنیف۔ مدیر مسئول "الاعتصام" لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون دفتر الاعتصام
۵۴۴۰۶
جلد — ۳۶
شمارہ — ۴۴

فون مولانا محمد عطاء اللہ حنیف (رہائش)
۶۲۲۷۶
۱۰ رمضان ۱۴۰۵ھ
۳۱ مئی ۱۹۸۵ء

احترام رمضان کی اپیلیں

رمضان المبارک جب سایہ افگن ہوتا ہے تو پورے عالمِ اسلام میں ایک رونق سی عود کر آتی ہے۔ سحری اور افطاری کے اہتمامات میں ایک خاص جوش وخروش اور جذب و شوق کا عالم ہوتا ہے۔ ہر اسلامی ملک میں نمازوں، تلاوت قرآن مجید اور تراویح کا سلسلہ پورے عروج پر ہوتا ہے یہ گویا نیکیوں کا موسمِ بہار ہے جس میں حسنات کے پودے کاشت کئے جاتے ہیں جن کو عقبیٰ میں شجرہائے سایہ دار و ثمر بار بننا ہے۔ اس مہینے میں مسلمان کھانے پینے اور دیگر تمام جسمانی اور ذہنی لذائذ سے پرہیز کرتا ہے اور اس کے دل میں تقویٰ وطہارت کا ایک پرکیف جہان آباد ہو جاتا ہے مگر افسوس کہ اس دورِ مادہ پرست نے اکثر مسلمانوں کو اپنے اصل دین سے برگشتہ کر دیا ہے۔ اور وہ اسلام سے کٹ کر دوسرے مذاہب یا لامذہبیت کے پیرو کار بن چکے ہیں مگر ایک خاصی تعداد ان مسلمانوں کی بھی ہے جو اگرچہ مسلمان کہلانے پر اصرار کرتے ہیں مگر اسلام کی کسی تعلیم پر عمل کرنے کے روادار نہیں۔ پاکستان میں ایسے لوگوں کی بہتات ہے جو نہ نماز پڑھتے ہیں نہ روزہ رکھتے ہیں البتہ "عید شبرات" پر ان لوگوں کی "تہوار پرستی" قابلِ دید ہوتی ہے۔ رمضان میں یہ لوگ دھڑلے سے کھاتے پیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عوامی تنظیموں کو اخبارات کے ذریعے پورا رمضان کا مہینہ یہ اپیلیں کرنی پڑتی ہیں کہ رمضان کا احترام کیا جائے۔ اس احترام کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سرِعام کھانے پینے سے پرہیز کیا جائے۔

یہ ملک جو اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا۔ اسلام کے نام سے ہر تحریک یہاں زندہ ہوتی ہے۔ اسلام ہی کا نام حکومت کے ایوانوں میں گونجتا ہے۔ اور اسلام ہی کا نام اسمبلیوں کے انتخابات میں کام آتا ہے — گویا یہاں قدم قدم پر اسلام کا دعویٰ اور اسلام کا جھنڈا موجود ہے۔ مگر افسوس کہ یہاں نماز اور احترامِ رمضان کے لئے اپیلیں کرنی پڑتی ہیں اور اپیل کنندگان بھی "وما علینا الا البلاغ" ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ گویا فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں۔ اس سے آگے "فروغ تجلی بسوزد پرم" کا مقام آتا ہے۔ اس لیے کوئی تنظیم یا کوئی کمیٹی اخباری بیان سے آگے نہیں بڑھتی — محرم میں قلمیں بند ہو جاتی ہیں مگر رمضان میں یہ روزہ بہلانے کا کام دیتی ہیں — ایسے بہت سے دیگر ادارے ہیں جہاں رمضان کا گزر نہیں ہوتا۔ بہرحال اپیلیں تو ہوتی رہتی ہیں۔ اور ہوتی رہیں گی اور یہی کافی ہے — کیا واقعی یہی کافی ہے — یا اولی الالباب!!

حاجی محمد رفیق اشرفی صاحب کی رحلت

گزشتہ ہفتے لاہور کی ایک عظیم دینی اور سماجی شخصیت محترم حاجی محمد رفیق اشرفی صاحب انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ حاجی صاحب مرحوم اگرچہ ایک متمول اور صاحب ثروت بزرگ تھے مگر وہ اپنے مال و دولت سے دینی خدمات انجام دینے میں ہمیشہ مسرت محسوس کرتے ۔ صحیح قسم کے دینی اداروں کی بھی سرپرستی فرماتے اور حاجتمندوں کی اعانت میں بھی پیش پیش رہتے ۔ اگرچہ وہ مسلکاً بریلوی تھے مگر مولانا مودودی علیہ الرحمہ کی طویل رفاقت اور جماعتِ اسلامی سے وابستگی نے ان کو مسلکی تعصب سے بالاتر کر دیا تھا ۔ ہر مسلک و عقیدہ کے علماء سے ان کو عقیدت تھی وہ نہایت احترام و محبت سے ان کا ذکر کرتے ۔ انہوں نے اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے ایک "سیرت مشن" بھی قائم کیا تھا جس کے تحت بعض کتب شائع کی گئیں اور بعض پر رونق تقریبات (نعتیہ مشاعرے، اجتماعاتِ سیرت وغیرہ) بھی منعقد کروائیں ۔

۱۵ مئی ۸۵ء کو آپ کا انتقال ہوا تو ہر مسلک و عقیدہ کے لوگ ان کے جنازے میں شامل تھے ۔ گزشتہ دنوں وہ اپنی کوٹھی میں ایک لائبریری قائم کر رہے تھے جس کے لیے کم و بیش ایک لاکھ روپے کی کتب خرید چکے تھے اور مزید خریداری جاری تھی کہ اجل کا بلاوا آ گیا ۔

حاجی صاحب گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے اور اسلام سے ان کی محبت اور وابستگی والہانہ تھی ۔ ۵۳ء کی تحریک میں وہ پورے خاندان سمیت گولیوں کے سامنے جلوس میں حاضر رہتے اور اسلام کی خاطر ہر وقت سینہ سپر رہتے ۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مغفرت سے نوازے اور ان کے پسماندگان کو ان کی طرح دینی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے ۔

ہمارے محترم دوست اور ملک کے نامور شاعر جناب یزدانی جالندھری صاحب نے حاجی صاحب مرحوم کے قطعہ ہائے تاریخ وفات روانہ کئے ہیں جو ہم ذیل میں پیش کر رہے ہیں ۔

قطعاتِ تاریخ وفات

حاجی محمد رفیق اشرفی

یہ سانحہ ہے اہلِ ملت کے لئے
سر سے اُٹھا دست شفیق اشرفی
ہاں سرِ الم کا کاٹ کر سالِ وفات
لکھ دیجئے ــــ داغ رفیق اشرفی
۱۹۸۶ - ۱ = ۱۹۸۵ء

ہوگئے رخصت رفیق اشرفی
دل ہے اس صدمے پہ گریاں آنکھ نم
سالِ رحلت ان کا یزدانی! لکھو
از سرِ ہول و فراق و ظلم و غم
۵ + ۸۰ + ۹۰۰ + ۱۰۰۰
۱۹۸۵ء

(یزدانی جالندھری)

ایک وضاحت

"الاعتصام" ۱۲ اپریل ۸۵ء کے شمارے میں ایک انگریز نومسلم مارٹن لنگز کی انگریزی کتاب "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے بعض مندرجات کے خلاف پروفیسر رفیع اللہ شہاب کا ایک مراسلہ شائع ہوا تھا۔ اس وقت تک مذکورہ کتاب ہماری دسترس میں نہیں تھی اس لیے پروفیسر مذکور کے اعتراضات کی تحقیق کے بغیر یہ مراسلہ چھپ گیا۔ اس پر بعض احباب نے توجہ دلائی ہے کہ پروفیسر صاحب کے اعتراضات درست نہیں ہیں ہم نے کتاب حاصل کر کے متعلقہ مقامات کا جائزہ لیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مفصل مضمون آئندہ شمارے میں شائع کیا جائے گا۔

مذاکرۂ علمیہ

حافظ صلاح الدین یوسف
مشیر "وفاقی شرعی عدالت" پاکستان

مروّجہ انعامی اسکیموں اور لاٹریوں کی شرعی حیثیت

ذیل کا مضمون ایک سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ جو اہلِ علم اس سلسلے میں مزید کچھ لکھنا چاہیں "الاعتصام" کے صفحات اس کے لئے حاضر ہیں (ص، ی)

آپ کے سوال کے جواب میں ضروری گزارشات پیشِ خدمت ہیں۔ اس وقت ہمارے ملک میں چار قسم کی انعامی اسکیمیں رائج ہیں۔

(۱) ایک قسم تو وہ بانڈز ہیں جو حکومت نے جاری کر رکھے ہیں جن پر وہ قرعہ اندازی کے ذریعے کچھ کچھ عرصے بعد انعامات تقسیم کرتی ہے۔ یہ انعامی بانڈز دراصل سودی قرضے کی ہی ایک متبادل اور نظر فریب شکل ہیں۔ پہلے فرداً فرداً لوگوں سے رقمیں بطور قرض لی جاتی تھیں۔ اور ان پر انہیں سُود ادا کیا جاتا تھا۔ اب لوگوں سے رقمیں وصول کرنے کی صورت یہ نکالی گئی ہے۔ کہ عام بانڈز تقسیم کر دیئے گئے ہیں اور تمام افراد کے بانڈز ملا کر جو رقم بنتی ہے اور اس کا جتنا سود بنتا ہے وہ فرداً فرداً ہر بانڈ والے کو بقدر حصہ دینے کے بجائے بصورتِ قرعہ اندازی چند افراد میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس میں ہر شخص کو یہ لالچ ہوتا ہے کہ یہ لاکھوں اور ہزاروں روپے کا قرعہ شاید اسی کے نام نکل آئے۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ الفاظ کے ہیر پھیر اور معاملات میں جزوی تبدیلی سے خاص تغیر رونما نہیں ہوتا۔ صورت زیر بحث میں غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک تو اس میں سود ہوتا ہے جو شخص یہ بانڈز خریدتا ہے اُسے معلوم ہوتا ہے کہ میں حکومت کو یہ قرض دے رہا ہوں جس پر وہ سود کی ادائیگی کرتی ہے۔

دوسرے جس کے نام پر "انعام" نکلتا ہے وہ دراصل سارا سُود اکٹھا ہو کر اُسے ملتا ہے جو پہلے فرداً فرداً ہر قرض خواہ کو دینا پڑتا تھا۔

تیسرے جو شخص بھی یہ بانڈز خریدتا ہے اس کا مقصد نہ حکومت کی خیر خواہی ہے نہ مجرد قرض ہی کی یہ صورت ہے۔ بلکہ وہ اس لالچ میں یہ قرض دیتا ہے کہ اسے اصل رقم سے زائد انعام ملے گا۔ یہی لالچ اس کو قرض دینے پر آمادہ کرتا ہے اس لئے اس کی نیت میں خلوص و ہمدردی کے بجائے شائبۂ سُود پایا جاتا ہے۔

چوتھے یہ سُود جو بانڈز کے ذریعے جمع کردہ رقم پر نکلتا ہے جسے انعام کا نام دے کر چند افراد میں تقسیم کر دیا جاتا ہے، اس میں قمار کی شکل پائی جاتی ہے اور اس کی صورت لاٹری کے ساتھ ملتی جلتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ لاٹری میں ایک یا چند ایک کو تو "انعام" مل جاتا ہے۔ باقی افراد کی رقمیں ماری جاتی ہیں۔ لیکن بانڈز میں اصل رقم تو کسی کی بھی نہیں ماری جاتی۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ سالہا سال سے اس کی وہ رقم جو بانڈز کی شکل میں ہے جسے اس نے انعام کے لالچ میں بلاک کیا ہوا ہے اس کی مارکیٹ ویلیو میں بہت کمی واقع ہو جاتی ہے مثلاً ایک شخص کا ایک لاکھ روپیہ بانڈز کی شکل میں محفوظ پڑا ہے اور اس کو پانچ چھ سال کا عرصہ گزر گیا ہے تو اتنے عرصے میں

اس کے ایک لاکھ روپے کی مارکیٹ ویلیو میں خاصی کمی آجائے گی۔ پانچ سال قبل اس ایک لاکھ روپے سے جو اشیاء جتنی مقدار میں وہ حاصل کر سکتا تھا، اب وہ اشیاء ایک لاکھ کے بجائے اسے ڈیڑھ یا کم از کم سوا لاکھ میں ملیں گی۔ اس کے برعکس اگر وہ اس ایک لاکھ روپیہ سے بانڈز خریدنے کے بجائے کوئی زمین (مثلاً) خرید کر رکھ دیتا تو اس کی یہی رقم پانچ سال کے بعد ڈیڑھ دو لاکھ کے قریب بن جاتی۔ تعجب ہے مارکیٹ ویلیو کی بنیاد پر بلاک شدہ رقم میں جو کمی آتی ہے اس کی طرف کسی کی نظر نہیں جاتی۔ اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بانڈز کی شکل میں اصل رقم تو محفوظ ہی رہتی ہے، اس لئے اس میں نفع یا نقصان والی بات نہیں ہے جس طرح جوئے میں ہوتا ہے۔ بنا بریں اسے قمار نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں بھی جوئے کی طرح معاملہ نفع نقصان کے درمیان ہی دائر رہتا ہے۔ تاہم اس پر شیطان نے نظر فریب پردہ ڈال دیا ہے ورنہ یہ بھی قمار ہی کی واضح شکل ہے۔ مارکیٹ ویلیو کو اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تب بھی اس میں بہر حال شائبہ قمار ضرور پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر انعامی بانڈ خریدنے والا "انعام" کی آس لگائے بیٹھا ہوتا ہے۔ لیکن ملتا وہ چند ایک کو ہی ہے۔ یوں گویا وہ حق معہود (جو لوگوں کے ذہنوں میں ہوتا ہے اور جو شریعت کی رو سے ناجائز ہے۔) چند افراد تو بذریعہ قرعہ حاصل کر لیتے ہیں جب کہ دیگر تمام افراد کے حصے میں محرومی ہی آتی ہے۔ اس طرح یہ فعل اگر واضح قمار نہیں تو قمار کے مشابہ ضرور ہو جاتا ہے اور مشکوک چیزوں سے بھی اجتناب ضروری ہے۔

(۲) ایک دوسری انعامی اسکیم جو اس وقت وبائے عام کی طرح پھیل گئی ہے، وہ ہے جسے پری پیمنٹ سیلز اسکیم کہا جاتا ہے۔ جس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ ایک فرم مثلاً ایک کار کی بابت اعلان کرتی ہے کہ ۵۰۰ روپے ماہوار پہ یہ دی جائے گی اور کل قسطیں پچاس ہوں گی۔ پھر اس اسکیم میں شامل ہونے والے تمام ممبران کے درمیان ہر ماہ قرعہ اندازی کی جاتی ہے اور جس کے نام کا قرعہ نکلتا ہے وہ کار اس کو دے دی جاتی ہے۔ اور بقیہ قسطیں اس کی معاف کر دی جاتی ہیں۔ ہر ماہ مسلسل ایسا ہوتا ہے اور ہر ماہ کسی نہ کسی ایک ممبر کو وہ کار ملتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی بقایا قسطیں معاف کر دی جاتی ہیں۔

یہ بھی جوئے کی ہی ایک شکل ہے کیونکہ اس میں بھی معاملہ اگرچہ نفع ونقصان کے درمیان دائر نہیں رہتا، جو جوئے کی تعریف ہے۔ تاہم اس میں بھی انعامی بانڈز والی مذکورہ خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ ہو سکتا ہے ایک آدمی کو پہلے ہی مہینے میں ۵۰۰ روپے میں ۲۵ ہزار روپے والی کار مل جائے اور کسی کو پچاس مہینے کے بعد ساری قسطیں ادا کرنے کے بعد وہ کار ملے۔ اس میں سوال یہ ہے کہ پہلے شخص کو وہ کار، جس کی مالیت ۲۵ ہزار روپے کی ہے، ۵۰۰ روپے میں مل گئی جب کہ یہی کار دوسرے شخص کو پچاس مہینے کے بعد ۲۵ ہزار روپے میں ملی۔ دونوں میں اس تفاوت کی کوئی شرعی بنیاد ہے؟ ظاہر ہے کہ نہیں ہے تو پھر اس معاملے کو قمار میں شمار کیوں نہیں کیا جائے گا؟

(۳) ایک تیسری قسم اُن لاٹریوں کی ہے جو ہلال احمر کی طرف سے ملک کے ہر اہم چوراہے میں قائم ہیں کہ مریضوں کے علاج کے نام پر لوگوں کو ریفل خریدنے کی ترغیب دی جاتی ہے اور اس میں بھی قرعہ اندازی کے ذریعے سے بیش قیمت اشیاء "انعام" میں دی جاتی ہیں۔ اس کی بابت تو اسلامی نظریاتی کونسل بھی کہہ چکی ہے کہ یہ جوا ہے اور اس کو بند کیا جانا چاہیے۔ اس میں بھی بہت سے مفاسد ہیں، اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ لوگوں میں انفاق فی سبیل اللہ اور ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنے کے بجائے، حرص وطمع اور جوئے بازی کا شوق پیدا کیا جاتا ہے۔

(۴) چوتھی قسم کی انعامی سکیم وہ ہے جس کی بابت سوال کیا گیا ہے کہ ایک فرم اعلان کرتی ہے کہ ہماری تیار کردہ فلاں چیز جتنے حضرات بھی خریدیں گے، ان کو کوپن ساتھ ساتھ ملے گا اور ان تمام انعامی کوپنوں کو جمع کر کے قرعہ اندازی کی جائے گی اور چند افراد کو فلاں فلاں انعام سے نوازا جائے گا۔

اس اسکیم میں بظاہر کوئی غیر شرعی بات نظر نہیں آتی، اس لیے بعض علماء کے خیال میں یہ جائز ہے۔ تاہم دقتِ نظر سے دیکھا جائے تو اس میں حسبِ ذیل مفاسد پائے جاتے ہیں۔

ایک تو کاروبار کا یہ انداز خالص سرمایہ دارانہ ہے، جو مغرب سے یہاں درآمد ہوا ہے کہ ایک چیز جو عام لوگوں کی ضرورت نہیں ہے تو اسے پبلسٹی اور پروپیگنڈے کے زور سے یا انعام کے لالچ میں "ضرورت" باور کرایا جائے یا اس کی "طلب" پیدا کی جائے۔ یہ معاشرے میں اسراف و تبذیر کے جذبے کو عام کرنے والی بات ہے۔ اسراف و تبذیر کا ارتکاب کرنے والوں کو قرآن میں "اخوان الشیاطین" شیاطین کا بھائی - کہا گیا ہے۔ جب فضول خرچی اتنا بڑا جرم ہے تو جو لوگ اس فضول خرچی کو فروغ دیں وہ مجرم کیوں نہیں ہوں گے۔؟

دوسرے جو فرم اپنی تیار کردہ اشیاء پر ہزاروں اور لاکھوں روپے بطور انعام اپنے صارفین کو دے گی اور اسی طرح پبلسٹی پر بے دریغ روپیہ صرف کرے گی۔ ظاہر بات ہے کہ وہ یہ سارا خرچہ اپنی جیبِ خاص سے تو کرے گی نہیں۔ لازماً وہ یہ سارا خرچہ بھی عوام سے ہی وصول کرے گی۔ یوں گویا ایک چیز جو پانچ روپے میں مل سکتی ہے۔ وہ پبلسٹی اور انعامات کا خرچہ شامل کرنے کی وجہ سے زیادہ قیمت پر ملے گی۔ یہ طرزِ عمل بھی گرانی پیدا کرنے کا باعث ہے۔ اسے مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔

تیسرے، اس میں ایک قباحت یہ بھی ہے کہ بازار میں ایک چیز دستیاب ہے جو ہر لحاظ سے صحیح اور معیاری ہے اور ارزاں بھی۔ لیکن ایک دوسرا شخص وہی چیز غیر معیاری انداز سے تیار کرتا ہے۔ اور پبلسٹی اور انعامات کے لالچ کے ذریعے سے اس میں کشش پیدا کر کے ایک معیاری اور صحیح چیز کے مقابلے میں اپنی غیر معیاری چیز کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اور اس طرح ایک طرف بے وسائل افراد کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور دوسرے نمبر پر وہ خود وسائل کے بل پر اتنی زیادہ کمائی کر لیتا ہے کہ جس کا وہ مستحق نہیں ہوتا۔

اور چوتھی قباحت اس میں یہ ہے کہ انعامات کا لالچ دے کر لوگوں میں محنت و جد و جہد کے بجائے اتفاقی حادثوں پر مال و دولت کے حصول کا جذبہ پیدا کیا جا رہا ہے اور اتفاقی حادثوں سے حاصل ہونے والی رقم پر بھی "میسر" کا اطلاق ہو سکتا ہے کیونکہ "میسر" کے ایک معنی اہلِ تفسیر نے (اس کا مادہ یُسر قرار دے کر) آسانی اور سہولت سے حاصل ہونے والی دولت کا بھی کیا ہے۔ چنانچہ علامہ آلوسی بغدادی لکھتے ہیں... المیسر .... اشتقاقه امّا من الیُسر لانه اخذ المال بیُسرٍ و سهولة ...... (روح المعانی۔ ص ۱۱۴، ج ۲ طبع قدیم) اور علامہ رشید رضا مصری لکھتے ہیں۔ اما المیسر فهو القمار واشتقاقه من یَسر اذا وجب او من الیُسر بمعنی السهولة لانه کسب بلا مشقة ولا کدّ (تفسیر المنار ج ۲، ص ۳۲۴) اور زمانۂ حال کے ایک مفسّر علامہ محمد علی الصابونی لکھتے ہیں۔

اتفق العلماء علی تحریم ضروب القمار وانها من المیسر المحرم ..... فکل لعب یکون فیه ربح لفریق وخسارة لآخر، هو من المیسر المحرم سواء کان اللعب بالنرد او الشطرنج او غیرهما ویدخل فیه فی زماننا مثل (الیانصیب) سواء منه ما کان بقصد الخیر (الیانصیب الخیری) او بقصد الربح المحرم فکله ربح خبیث (روائع البیان تفسیر آیات الاحکام من القرآن ج ۱ ص ۲۷۹-۲۸۰)

خلاصہ ان سب عبارتوں کا یہ ہے کہ قرآن میں جوئے کے لئے جو لفظ "مَیْسِر" استعمال ہوا ہے، اس میں جوئے کی معروف صورتوں کے علاوہ ایسی صورتیں بھی شامل ہیں کہ جن پر گو اصطلاحاً جوئے کا اطلاق نہ ہو سکتا ہو، مگر جوئے کی طرح ہی بلا محنت و مشقت اس ذریعے سے دولت حاصل ہو۔ اس میں حکومت کے بانڈ بھی آ جاتے ہیں اور خیراتی مقاصد کے لیے انعامی ٹکٹ بھی، جن میں صرف نفع ہی نفع ہوتا ہے۔ نقصان کا احتمال نہیں ہوتا تاہم یہ سارا نفع بھی ناپاک ہی ہے۔

یہی علامہ صابونی "میسر" (جوے) کے نقصانات بیان کرتے ہوئے اس کا ایک نقصان یہ بھی تحریر کرتے ہیں۔

ویفسد المجتمع بتعوید الناس علی البطالة والکسل بانتظار الربح بدون کدٍّ ولا تعب

(روائع البیان ج ۱، ص ۲۸۱) ۔ یعنی "یہ جوا (میسر) انسانی سوسائٹی میں ایک بگاڑ یہ بھی پیدا کرتا ہے کہ بلا محنت و مشقت نفع (انعام) حاصل کرنے کے شوق میں لوگ کام چوری اور کسل مندی کے عادی ہو جاتے ہیں"

اور "میسر" کی یہ صورت چوتھی قسم کی انعامی اسکیم پر بھی صادق آتی ہے جس کی بابت استفسار کیا گیا ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس انعامی اسکیم سے بھی اجتناب ہی کیا جائے کیونکہ مشکوک چیزوں سے بچنے کی بھی شریعت اسلامیہ میں تاکید کی گئی ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

تصدیق: از مولانا محمد عطاء اللہ حنیف

برصغیر میں جب سے مغرب (یورپ) سے تجارتی لین دین کی مختلف صورتیں اور لاٹری کی قسموں کی پیچیدہ شکلیں در آئی ہیں، متمول و عوام میں مروجہ اسکیمیں نظر آتی ہیں۔ ان میں کسی نہ کسی جگہ "سود" اور قمار کی آمیزش پائی جاتی ہے، نظر بریں ان سے اجتناب ہی کرنا چاہیے۔ اس کی تفصیل جناب مجیب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بقدر ضرورت کر دی ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

عاجز محمد عطاء اللہ حنیف ۲۹ اپریل ۱۹۸۵ء

بنت مریم

انعامی سکیمیں ایک خاتون کی نظر میں

اس وقت میرے غسل خانے میں ۲۰ ٹوتھ پیسٹ ہیں ۔ میں صرف ایک ہی دہی کھانے پر مجبور ہوں ۔ میرے بچے ہر وقت ایک نہایت گھٹیا شربت کی ضد کرتے ہیں اور میں ہر روز کار ، ہیروں کا ہار ۔ وی سی آر اور ہزاروں قیمتی اشیاء کے خواب دیکھتی سو جاتی ہوں ۔ بچے بھی یہی خواب دیکھتے ہیں ۔ میاں بھی دیکھتے ہوں گے ۔ اگرچہ مجھ سے نہیں کہتے ۔

کل سے ہمارے گھر میں ایک مخصوص فلم کھینچی جا رہی ہے ۔ جو بھی آتا ہے اُسے ہم زبردستی بٹھا کر ایک تصویر اتار لیتے ہیں ۔ دو چار سو کے بدلے ایک لاکھ روپے ملنے کے چرچے لگتے ہیں اور اب تو نیکیاں بھی کیش ہونے لگی ہیں ۔ وہ مریض جنہیں آپ اپنے لہو سے زندگی دے کر اللہ کے گھر اپنا گھر بنائیں گے ۔ ایک دس روپے دے کر یہاں دنیا میں بھی آپ کی قسمت آپ کو لاکھوں روپے کے انعامات سے نواز رہی ہے ۔

یہ ملک اب جدوجہد کا ، محنت کا اور خلوص سے کارکردگی دکھانے کا نہیں رہا ۔ یہ تو اب قسمت پر چل رہا ہے ۔ اور ہم سب لوگ اپنا بجٹ برباد کر کے گھٹیا معیار کی چیزیں خرید کر قیمتی انعامات کے کرب میں مبتلا ہیں ۔

کروڑوں روپے اس طرح خرچ ہو رہے کہ ہمیں اپنے لٹنے کا احساس نہیں رہا ہے اور کروڑوں میں وہ ایک شخص جس کے ہاتھ میں کار کی چابی ، پلاٹ کے کاغذات ہیں ، اس کو کوئی وزیر یا بھاری شخصیت مبارکباد کے ساتھ پیش کر رہی ہے ۔

میں ایک خاتونِ خانہ ہوں ، میرا گھرانہ سفید پوش ایماندار لوگوں پر مشتمل ہے ۔ ہمارے یہاں حق ، حلال پر بڑا زور دیا جاتا ہے ۔ سب لوگ نہایت محنت سے پیسے کماتے ہیں ۔ یہ لوگ اتنے دیانتدار ہیں کہ بنک کا منافع بھی نہیں لیتے ۔ ایسے گھرانے کی آمدنی محدود اور حساب کتاب بالکل طے شدہ ہوتے ہیں ۔ میں بڑی محنت سے اپنے گھر کا بجٹ بناتی ہوں ۔ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اگر وزیرِ خزانہ مجھ سے بجٹ بنانا سیکھ لیں تو میرا ملک بالکل مقروض نہ رہے کیونکہ شدید ترین پیسے کی کمی کے باوجود میرا بجٹ خسارے کا نہیں بنتا ۔ میں کسی سے قرضہ اور امداد طلب نہیں کرتی ۔

اب بچوں نے انعامی اسکیموں سے میرے بجٹ کا توازن بگاڑ دیا ہے ۔ میں پہلے ٹوتھ پیسٹ خریدتی ہی نہیں تھی ۔ نیم کے اور بادموں کے چھلکے جلا کر خود بڑا اچھا منجن تیار کرتی تھی ۔ ہمارے گھر میں سب کے دانت موتی کی طرح دمکتے تھے اور حضورؐ کی سنت کو دیکھتے ہوئے سب لوگ مسواک کرتے تھے ۔ جو بے پناہ سستی ہوتی ہے ۔ اب بچے روتے ہیں ضد کرتے ہیں ۔ اُنہیں انعامی کوپن جمع کرنے کا کریز دوستوں کو دیکھ کر ہوا ہے ۔ میں سوچتی ہوں کہ اپنے ملک میں جس ذہین فطین آدمی نے یہ انعامی کوپنوں والی جدت شروع کی تھی ۔ کاش اس نے اس کا رُخ غیر ملکیوں کی طرف موڑنے کی بجائے بیرون ملک والوں کے لیے رکھا ہوتا ۔ اس سے ملک میں پیسہ بھی آتا اور عام لوگ بھی اس وبا سے محفوظ رہتے ۔

شربت کا ہمارے گھر میں دستور یہ تھا کہ فصل کے زمانے میں آم کا ، کیریوں کا اور فالسوں کا شربت گھر میں تیار کیا جاتا ۔ اچار چٹنیاں سب اپنے گھر میں تیار ہوتیں اور بہت کم داموں میں آم کا خالص شربت ، جس کی صحت کے اعتبار سے افادیت مسلم ہوتی ہے ، مہمانوں اور گھر والوں کی تواضع کے لئے تیار ہوتے تھے ۔

اب بچے روتے ہیں ، میں خود بھی بچوں کو جواز بنا کر دو شربت کی بوتلیں خرید لیتی ہوں اور پورا گھرانہ انعام کے انتظار ، اس کے کرب اور اس کے خوابوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ شاید قسمت کی دیوی ہم پر مہربان ہو جائے ۔!

دو تین سو روپے دہی ، دودھ ، شربت اور ٹوتھ پیسٹ پر ضائع کر دیئے جاتے ہیں ۔ برسوں سے انعام نہیں ملا ۔ اتنی رقم جو میں پہلے بچا لیتی تھی ، اب ضائع کر دیتی ہوں ۔ پہلے میں کورے

(باقی صـ ۲۳ پر)

معارف القرآن

ترجمہ مولانا عبدالغفار حسن فیصل آباد
رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

افاداتِ امام ابن القیمؒ

دُعاء کے آداب و اقسام

تفسیر: ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ (الاعراف ۵۵-۵۶) ترجمہ "اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور پوشیدہ طور پر پکارو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ زمین کی اصلاح کے بعد اس میں فساد برپا نہ کرو۔ اور اسے اُمید و خوف کے ساتھ پکارو، بے شک اللہ کی رحمت نیک کاروں سے قریب ہے"

دُعائے سوال اور دُعائے عبادت

یہ دونوں آیتیں دُعا کے آداب تبلا رہی ہیں۔ دُعا کی دو قسمیں ہیں۔ دُعائے عبادت اور دُعائے سوال۔ قرآن میں کہیں تو یہ دونوں اقسام یکجا مراد ہوتی ہیں اور کہیں دونوں میں سے ایک۔ ان دونوں اقسام کا باہمی تعلق لازم و ملزوم کی طرح ہے۔ اس لیے کہ دعائے سوال کے معنی ہیں۔ نافع چیز کی طلب اور مضرت رساں شئی کے ازالہ کی استدعا۔ اب جو نفع اور نقصان کا مالک ہو، وہی معبود کہلانے کا حقدار ہے۔ اور معبود کے لیے ضروری ہے کہ وہ نفع و نقصان پہنچانے پر پوری طرح قادر ہو۔ اسی اصول کے تحت قرآن میں ان لوگوں پر ڈانٹا گیا ہے جو خدا کے سوا ایسی ہستیوں کو پوجتے ہیں جو نفع و نقصان کی مالک نہیں ہیں۔ فرمایا وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ (یونس ۱۸)

"اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں"

اس مضمون کی قرآن میں بہت سی آیتیں ہیں۔ اس بیان سے صاف ظاہر ہو گیا کہ نفع و نقصان محدود ہو یا غیر محدود، ان کا مالک سوائے خدا کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی معبود کو نفع و نقصان کے موقع پر پکارا جا سکتا ہے اس کا نام ہے دعائے سوال۔ اور ایسے ہی معبود کے دربار میں اُمید و خوف کے ساتھ دعا کی جا سکتی ہے۔ اسی کو دعاء العبادت کہتے ہیں۔

ہر دعائے عبادت دُعاء سوال کو اور ہر دعائے سوال دعاء عبادت کو شامل ہے۔ ذیل کی چند آیات میں یہ دونوں اقسام مراد ہیں۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (البقرۃ ۱۸۶)

"جب اے نبی میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو ان سے کہہ دو کہ میں نزدیک ہوں، پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب کہ وہ مجھے پکارتا ہے"

یہاں دعا کی دونوں قسمیں مراد ہیں اس لیے اس آیت کی تفسیر دو طرح کی گئی ہے۔

(۱) أُعْطِيهِ إِذَا سَأَلَنِي "میں دیتا ہوں جب کہ بندہ مجھ سے مانگتا ہے"

(۲) أُثِيبُهُ إِذَا عَبَدَنِي "میں اُسے ثواب عطا کرتا ہوں جب وہ میری عبادت کرتا ہے"

یہ دونوں قول آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ یہاں یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ایک لفظ مشترک ...... دو معنوں میں مستعمل ہے یا ایک معنی حقیقی .... میں اور دوسرے مجازی .... بلکہ دونوں معنی ایک ہی حقیقت کی دو شاخیں ہیں جس طرح کہ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ (بنی اسرائیل ۷۸) دلوک کے معنی سورج کے ڈھلنے اور ڈوبنے کے کئے گئے ہیں۔ یہ دو معنی نہیں ہیں بلکہ ایک معنی کی دو صورتیں ہیں۔ دلوک کے اصل معنی

شامل ہوتے گئے ہیں۔ اب اس میلان کی ابتداء سورج کے ڈھلنے اور انتہاء سورج کے ڈوبنے پر ہوتی ہے۔

(۲) قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ (الفرقان ۷۷) "کہہ دیجئے میرے رب کو تمہاری کیا پرواہ ہے اگر تمہاری دعاء نہ ہو"

یہاں دعاء سوال اور دعائے عبادت دونوں مراد ہیں۔

(۳) وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن ۶۰)

"اور کہا تمہارے رب نے، مجھے پکارو میں قبول کروں گا"

یہاں بھی دونوں قسمیں مراد ہیں لیکن دعاء عبادت مراد لینا زیادہ مناسب ہے۔ چونکہ اس کے بعد ہی فرمایا ہے۔ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (المومن ۶۰) "بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے"

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ "دعاء عبادت ہی کا نام ہے"

پھر آپ نے یہ مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی (ترمذی)

قرآن کی جن آیات میں مشرکین کی دعاؤں کا ذکر ہے ان سے مراد دعاء عبادت ہے جو دعاء سوال کو بھی شامل ہے۔ مثلاً فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ (الحج ۷۳) "اے لوگو ایک مثال بیان کی جاتی ہے غور سے سنو۔ بے شک جن کو تم ایک اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ وہ سارے کیوں نہ جمع ہو جائیں"

(۲) وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ (حم السجدہ ۴۷-۴۸) "یعنی قیامت کے روز جن کو وہ دنیا میں پکارتے تھے ذرا بھی کام نہ آئیں گے"

اس قسم کی آیت میں دعائے عبادت کے معنی تین وجوہ کی بناء پر زیادہ ظاہر ہیں۔

(۱) مشرکین نے اس دعاء کو خود ہی عبادت قرار دیا ہے جیسا کہ دوسری جگہ ہے۔ وَمَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى (الزمر ۳) "ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ سے قریب کر دیں"

(۲) اللہ تعالیٰ نے اس دعاء کی تفسیر عبادت کے ساتھ خود ہی فرما دی ہے۔ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ (الشعراء ۹۲-۹۳) "ان سے کہا جائے گا کہاں ہیں وہ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ یا انتقام لے سکتے ہیں"

إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ (الانبیاء ۹۸) "بے شک تم اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جہنم کے ایندھن ہیں"

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْ...
(الکافرون ۱-۲)

اس نوع کی آیتیں قرآن میں بہت سی ہیں۔ مشرکین کے معبودان باطل کو پکارنا ان کی عبادت کے ہم معنی ہے۔

(۳) مشرکین اپنے بتوں کو پوجا کرتے تھے اور ان کے ذریعہ خدا سے نزدیکی چاہتے تھے لیکن مصائب و تکالیف کے موقع پر ان سب کو چھوڑ چھاڑ کر ایک خدا ہی کو پکارتے تھے لیکن اس کے باوجود اپنی کچھ ضرورتیں ان سے بھی طلب کیا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے یہاں دعاء عبادت کے ساتھ ساتھ دعائے سوال کا پہلو بھی نکل آیا۔

فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (المومن ۱۴)

"اللہ کو پکارو اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے"

یہاں دعائے عبادت مراد ہے یعنی اس کی عبادت کرو۔ اس میں کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول ہے۔

إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ "بے شک میرا رب دعاء کو سننے والا ہے" (ابراہیم ۳۹)

یہاں سمیع سے عام سننا مراد نہیں بلکہ ایسا سننا مراد ہے جس سے قبولیت دعاء کا اثر ظاہر ہو۔ کیوں کہ یوں تو وہ ہر قول کو سنتا اور جانتا ہے۔ پس اس بناء پر یہاں دعاء عبادت اور دعاء سوال دونوں مراد ہوں گی۔ پہلی صورت میں سمیع سے حمد و ثنا پر ثواب عطا فرمانا اور دوسری صورت میں سوال کو پورا کرنا مراد ہوگا حضرت زکریا کے قول وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا (مریم ۴) "اے رب کہیں دعاء کے ساتھ ناکام و بدبخت نہ رہ جاؤں" میں بعض کے نزدیک دعاء سے دعائے سوال مراد ہے معنی یہ ہوئے کہ تو نے مجھے قبولیت دعاء اور کامیابی سے بار بار نواز کر اس کا عادی بنا دیا۔ اب میری پکار کو رد کر کے مجھے ناکام و بدنصیب مت ٹھہرا۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے گزشتہ احسانات کو قبولیت دعاء کے واسطے وسیلہ بنایا گیا ہے۔

قرآن کا سیاق و سباق بھی اسی مفہوم کی تائید کر رہا ہے۔ یہ جملہ حضرت زکریا نے طلب اولاد کی دعاء سے پہلے فرمایا ہے تاکہ یہ ظاہر کر سکیں کہ جس طرح تو نے پہلے اپنے رحم و کرم سے مالا مال کیا ہے اب بھی اولاد کی نعمت سے محروم نہ رکھ۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (بنی اسرائیل - ۱۱۰) "کہہ دو اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو جونسا نام لے کر پکارو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کے واسطے اچھے نام ہیں۔"

یہاں دعاء سے سوال مراد ہے اس آیت کے شانِ نزول سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ" پکارا کرتے تھے۔ مشرکین نے اعتراض کیا کہ "محمد تو توحید کا اعلان کرتا ہے اور خود کئی معبودوں کو پکارتا ہے" اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ زمخشری کے نزدیک یہاں دعاء سے تسمیہ (نام رکھنا یا نام لینا) مراد ہے۔ یعنی اس کا کوئی سا نام لو۔ اس کے سب نام خوبی والے ہیں۔" لیکن یہاں در اصل دعاء سے دعائے سوال اور دعاء ثنا ہی مراد ہیں۔ ضمناً تسمیہ کے معنی بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ اس طرح قرآن کے عام اندازِ بیان سے مطابقت باقی رہے گی۔

اِنَّا كُنَّا نَدْعُوْهُ مِنْ قَبْلُ ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ (الطور - ۲۸) "بے شک ہم پہلے اسے پکارا کرتے تھے۔ بلاشبہ وہ نہایت شفیق اور مہربان ہے۔"

یہاں دعائے عبادت مراد ہے جو دعائے سوال کو ضمناً ..... شامل ہے۔ یعنی ہم پہلے خالص طور پر اس کی عبادت کرتے تھے۔ اور اسی وجہ سے ہم گرم لپٹ کے عذاب سے نجات پا گئے۔

یہاں محض دعائے سوال مراد نہیں کیونکہ سوال نجات پانے والے اور نہ پانے والے سب ہی کرتے ہیں۔ فرمایا:۔ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ (الرحمٰن - ۲۹) "سوال کرتے ہیں جو آسمان و زمین میں ہیں" لیکن کامیابی و نجات ان کے لیے ہے جو صرف اپنے رب کے لیے مخلص عابد بن جاتے ہیں۔" یہی معنی اصحاب کہف کے اس قول کے ہیں۔

رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۠ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا (الکہف - ۱۴) "ہمارا رب زمین و آسمان کا رب ہے ہم اس کے سوا کسی اور الٰہ کو نہیں پکارتے"

یہاں بھی دعائے عبادت مراد ہے۔

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ (الصّٰفّٰت: ۱۲۵) "کیا تم بعل "بت" کو پکارتے ہو۔ اور احسن الخالقین کو چھوڑتے ہو"

اس میں بھی دعاء بمعنی عبادت ہے لیکن حسب ذیل آیت میں دعائے سوال مراد ہے۔ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ (القصص - ۶۴) "اور کہا جائے گا پکارو اپنے شرکاء کو پس وہ ان کو پکاریں گے لیکن وہ جواب نہ دے سکیں گے اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے۔ (اور کہیں گے) کاش وہ ہدایت پا جاتے"

یہاں دعاءِ سوال اس لئے مراد ہے کہ قیامت کے دن

اللہ تعالے مشرکین کو دکھلا کر کہ تمہارے خود ساختہ معبود پکار نہیں سنتے ہیں۔ ان کو رسوا و ذلیل کرے گا۔ یہاں ادعوا کے معنی اعبدوا نہیں ہو سکتے اور اسی کی نظیر یہ آیت ہے وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ (الکہف ۵۲) دعاء کے جو کچھ معنی اوپر بیان کئے گئے ہیں اس کی روشنی میں صلوٰۃ کے معنی بھی صاف ہو جاتے ہیں۔ یہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ لغت میں اس کے معنی دعاء کے ہیں اور شریعت میں اس کے معنی نماز کے ہیں۔ اور اب صلوٰۃ کا استعمال حقیقت شرعیہ منقولہ میں ہو رہا ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ دعا اس کا حقیقی مفہوم ہے اور نماز مجازی۔ سابق بیان سے ثابت ہو گیا کہ دعاء کی دو قسمیں ہیں۔ دعائے عبادت اور دعائے سوال۔ نماز کے تمام ارکان، آداب اور اذکار انہی دو پر مشتمل ہیں۔ لہذا لفظ صلوٰۃ بمعنی نماز اپنے حقیقی مفہوم سے الگ نہیں ہے۔

ان مطالب کو ذہن نشین کر لینے کے بعد زیر بحث آیت ادعوا ربکم تضرعا و خفیہ پر غور کرو۔ یہ آیت دعاء کی دونوں قسموں کو شامل ہے۔ اس طرح پر کہ بظاہر دعائے سوال اور ضمنی طور پر دعائے عبادت مراد ہے اسی بنا پر یہ آیت کہنے کا حکم فرمایا ہے۔ (باقی)

ملک عبدالرشید عراقی۔ سوہدرہ

قسط ۲
(۱۷ مئی کے شمارے کے بعد)

روزہ

روزے کے مقاصد

روزہ اس لیے نہیں رکھا جاتا کہ خزائن ایزدی میں (نعوذ باللہ) کچھ کمی واقع ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کمی کو بھوکے اور پیاسے رکھ کر پورا کرنے کا خواہاں ہے۔ بلکہ روزے کا مقصد اور اس کی غرض و غایت خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دی ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ " روزہ سے مقصود تمہیں پرہیزگاری اور تقوےٰ سکھانا ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

" تم میں سے جسے قوتِ مردمی ہے اُسے نکاح کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ آنکھ کو نیچا کرنے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا سبب ہے۔ اور اگر اسے نکاح کی طاقت نہ ہو تو وہ روزے رکھے۔ کیونکہ روزہ سے قوتِ بہیمیہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے (مشکوٰۃ)

ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

" جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ عورت سے پیار و محبت کی باتیں کرے اور نہ بیہودہ گوئی سے کام لے، اگر کوئی اسے گالی گلوچ دے یا اُس سے لڑائی کرے تو اسے بتا دے کہ میں روزے سے ہوں" (مشکوٰۃ)

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ (م ۵۰۵ھ) روزے کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔ " روزے کا مقصد یہ ہے کہ آدمی اخلاق الٰہیہ میں سے ایک اخلاق کا پرتو اپنے اندر پیدا کرے۔ جس کو صمدیت کہتے ہیں۔ وہ امکانی حد تک فرشتوں کی تقلید کرتے ہوئے خواہشات سے دست کش ہو جائے اس لیے کہ فرشتے بھی خواہشات سے پاک ہیں۔ اور انسان کا مرتبہ بھی بہائم سے بلند ہے۔ نیز خواہشات کے مقابلہ کے لئے اس کو عقل و تمیز کی روشنی عطا کی گئی ہے۔ البتہ وہ فرشتوں سے اس لحاظ سے کمتر ہے کہ خواہشات اکثر اس پر غلبہ پا لیتی ہیں اور اس کو ان سے آزاد ہونے کے لئے سخت مجاہدہ کرنا پڑتا ہے چنانچہ جب وہ اپنی خواہشات کی رو میں بہنے لگتا ہے تو اسفل سافلین تک جا پہنچتا ہے۔ اور جانوروں کے ریوڑ سے جا ملتا ہے اور جب اپنی خواہشات پر غالب آجاتا ہے تو اعلیٰ علیّین اور فرشتوں تک جا پہنچتا ہے (احیاء العلوم ج ۱ ص ۲۱۲)

علامہ ابن القیمؒ (م ۷۵۱ھ) روزے کے مقصد اور اس کی غرض و غایت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" روزہ سے مقصود یہ ہے کہ نفس انسانی خواہشات اور عادتوں کے شکنجہ سے آزاد ہو سکے۔ اس کی شہوانی قوتوں میں اعتدال اور توازن پیدا ہو۔ اور اس ذریعے سے وہ سعادت ابدی کے گوہر مقصود تک رسائی حاصل کر سکے۔ اور حیات ابدی کے حصول کے لیے اپنے نفس کا تزکیہ کر سکے۔ بھوک اور پیاس سے اس کی ہوس کی تیزی اور شہوت کی حدت میں تخفیف پیدا ہو۔ اور یہ بات یاد آئے کہ کتنے [illegible] ہیں جو نانِ شبینہ کے محتاج ہیں۔ وہ شیطان کے راستوں کو اس پر تنگ کر دے اور اعضاء و جوارح کو ان چیزوں کی طرف مائل ہونے سے روک دے جن میں کہ دنیا و آخرت دونوں کا نقصان ہے اس لحاظ سے یہ اہل تقوےٰ کی لگام، مجاہدین کی ڈھال اور ابرار و مقربین کی ریاضت ہے۔ (زاد المعاد۔ ج ۱ ص ۱۵۲)

اس کے بعد علامہ ابن القیم روزے کے اسرار و مقاصد پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" روزہ جوارح ظاہری اور قوائے باطنی کی حفاظت میں بڑی تاثیر رکھتا ہے۔ فاسد مادہ کے جمع ہو جانے سے انسان میں جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان سے وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو چیزیں مانع صحت ہیں ان کو خارج کر دیتا ہے اور اعضاء و جوارح میں جو خرابیاں ہوا و ہوس کے نتیجے میں ظاہر

ہوتی رہتی ہیں وہ اس سے دفع ہوتی ہیں وہ صحت کے لئے مفید اور تقوے کی زندگی اختیار کرنے میں بہت معاون ہے۔ . . .

چنانچہ ایسے شخص کو جو نکاح کا خواہش مند ہو اور استطاعت نہ رکھتا ہو روزے رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے اور اس کا تریاق قرار دیا گیا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ روزہ کے مصالح اور فوائد چونکہ عقلِ سلیم اور فطرتِ صحیحہ کی رُو سے مسلّم تھے اس لئے اس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی حفاظت کی خاطر محض اپنی رحمت اور احسان سے فرض کیا ہے (زاد المعاد، ج ا ص ۱۵۲)

علامہ ابن القیم اسی سلسلے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"چونکہ قلب کی اصلاح و استقامتِ حال سلوک الی اللہ اور جمعیت باطنی پر منحصر ہے اور اللہ تعالےٰ کی طرف کامل توجہ اور انابت پر اس کا دار و مدار ہے۔ اس لئے پراگندہ خاطری اس کے حق میں سخت مضر ہے۔ کھانے پینے کی زائد مقدار لوگوں سے میل جول، ضرورت سے زیادہ گفتگو وہ چیزیں ہیں جن سے جمعیت باطنی میں فرق آتا ہے۔ اور انسان اللہ تعالےٰ سے منقطع ہو کر مختلف راستوں پر بھٹکنے لگتا ہے۔ بعض اوقات اسی وجہ سے اس کی راہ کھوٹی ہوتی ہے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی رحمت اس کی مقتضی تھی کہ اپنے بندوں پر روزہ فرض کرے اور اس کے ذریعے کھانوں کی زائد تعداد اور خواہشات کے فضلہ کا ازالہ و تنقیہ ہو سکے جس کی وجہ سے الی اللہ سے محروم رہتا ہے۔ وہ اس سے دنیا و آخرت دونوں جگہ فائدہ اٹھا سکے اور اس کی عارضی اور مستقل کسی مصلحت کو نقصان نہ پہنچے (زاد المعاد، ج ا ص ۱۶۸)

روزے کے مقاصد کے ساتھ ناانصافی

مسلمانوں نے روزے کے مقاصد کے ساتھ اکثر ناانصافی کی ہے۔ اور مختلف عادتوں کی وجہ سے اس کے یقینی فوائد سے محروم ہو گئے۔ انہوں نے افطار اور کھانے میں اس قدر مبالغہ اور اسراف سے کام لینا شروع کر دیا کہ روزہ کا اصل فائدہ اور اس کی اصلاحی اور تربیتی قوت بڑی حد تک ختم ہو گئی یا کمزور پڑ گئی۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رح (م ۵۰۵ھ) نے اس نکتے پر بڑی لطیف بحث کی ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"افطار کے وقت حلال غذا میں بھی احتیاط سے کام لے۔ اور اتنا نہ کھائے کہ اس کے بعد گنجائش ہی باقی نہ رہے۔ اس لیے کہ حلق تک بھرے ہوئے پیٹ سے بڑھ کر مبغوض اللہ کے نزدیک کوئی بھر جانے والی چیز نہیں ہے۔ اگر روزہ دار افطار کے وقت دن بھر کی تلافی کر دے اور جو دن بھر کھانے والا تھا وہ اس وقت کھالے تو دشمن خدا پر غالب آنے اور شہوت کو ختم کرنے میں روزہ سے کیا مدد مل سکے گی۔ یہ عادتیں مسلمانوں میں اتنی راسخ اور عام ہو چکی ہیں کہ رمضان کے لئے بہت پہلے سے سامانِ خوراک جمع کیا جاتا ہے اور رمضان کے دنوں میں اتنا اچھا اور نفیس کھانا کھایا جاتا ہے جو اور دنوں میں نہیں کھایا جاتا۔ روزہ کا مقصود تو خالی پیٹ رہنا اور خواہشاتِ نفس کا دبانا ہے تاکہ تقویٰ کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔ اب اگر معدہ کو صبح سے شام تک کھانے پینے سے محروم رکھا جائے اور شہوت اور بھوک کو خوب امتحان میں ڈال لینے کے بعد انواع و اقسام کے کھانوں سے پیٹ بھر لیا جائے تو نفس کی خواہشات اور لذتیں کم نہ ہوں گی۔ اور بڑھ جائیں گی بلکہ ممکن ہے کہ بہت سی ایسی خواہشات جو ابھی تک خوابیدہ تھیں وہ بھی بیدار ہو جائیں رمضان کی روح اور اس کا راز ان طاقتوں کو کمزور کرنا ہے جن کو شیاطین اپنے وسائل کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور یہ بات تعلیل غذا ہی سے ہوگی یعنی یہ کہ شام کو اتنا ہی کھائے جتنا اور دنوں میں کھاتا تھا اگر کوئی دن بھر کا حساب لگا کر ایک ہی وقت میں کھالے تو اس سے روزہ کا فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

بلکہ یہ بھی آداب میں داخل ہے کہ دن میں زیادہ نہ سوئے تاکہ بھوک پیاس کا کچھ مزہ معلوم ہو۔ قویٰ کے ضعف کا احساس ہو

ہو۔ قلب میں صفائی پیدا ہو۔ اسی طرح ہر شب کو اپنے معدہ کو اتنا ہلکا رکھے کہ تہجد اور ذکر و اذکار میں مشغولی آسان ہو۔ اور شیطان اس کے دل کے پاس منڈلا نہ سکے اور اس صفائی قلب کی وجہ سے عالمِ قدس کا دیدار اس کے لیے ممکن ہو۔

(احیاء العلوم ۔ص ۲۱۱)　　(باقی)

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف حفظہ اللہ کے لئے دعائے صحت

محترم مولانا محمد عطاء اللہ حنیف حفظہ اللہ تعالیٰ کی صحت بحمداللہ پہلے سے بہتر ہے مگر طویل علالت کے باعث جسمانی کمزوری بدستور ہے۔ احباب کرام ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔　　(ادارہ)

بسلسلۂ تعاون دار الدعوۃ السلفیہ و ہفت روزہ الاعتصام لاہور

مولانا محمد سلیمان انصاری کا دورہ

احباب جماعت بخوبی جانتے ہیں کہ مولانا محمد سلیمان انصاری منیجر ہفت روزہ "الاعتصام" ہر سال اصحاب خیر کی طرف سے تعاون حاصل کرنے کے لئے رمضان المبارک میں مختلف مقامات کا دورہ کرتے ہیں۔ امسال بھی حسب سابق مولانا موصوف آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ آپ حسب معمول فراخدلانہ تعاون فرمائیں گے۔

واضح رہے کہ ادارہ ہذا کے کئی شعبے ہیں، جن میں ایک ہفت روزہ "الاعتصام" ہے۔ یہ اخبار جماعت کا قدیم ترجمان اور مسلکِ اہل حدیث یعنی خالص قرآن و حدیث کا داعی ہے۔ الحمدللہ اس کا علمی معیار بھی اہل علم میں مسلّم ہے۔ اس کے ظاہری معیار میں بھی اضافہ کرنے میں ادارہ ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔

دوسرا شعبہ "المجلس العلمی السلفی" ہے جس کے تحت تصنیف و تالیف اور ترجمہ و اشاعت کا کام کیا جاتا ہے۔ یہ مجلس کئی کتابیں مرتب و مدون کر کے شائع کر چکی ہے جس میں "منتقی الاخبار" مترجم (اردو۔ عربی)، "تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ" رُبع ثالث، "حدِ رجم کی شرعی حیثیت اور مغالطات و شبہات کا ازالہ"، "مبتکرات اللآلی والدرر" اور "المحلّی" کا اردو ترجمہ ہے، جس کی ایک جلد چھپ گئی ہے بقیہ جلدوں پر کام جاری ہے۔ علاوہ ازیں اور بہت سی کتابیں اس وقت ترتیب و تسوید اور نظر ثانی کے مرحلے میں ہیں۔

تیسرا شعبہ "سلفیہ لائبریری" ہے۔ جس میں حسبِ ضرورت کتابوں کی خرید، ان کی تجلید، اور ان کی ترتیب وغیرہ کے اخراجات کے لئے بھی ایک معقول فنڈ کی ضرورت رہتی ہے۔

چوتھا شعبہ مدرسہ حفظ و ناظرہ قرآن مجید ہے جس کے لئے ایک مستقل قاری صاحب کی خدمات حاصل ہیں۔

(ان تمام چیزوں کی ضروری اور مناسب تفصیل گزشتہ سال "الاعتصام" میں شائع ہو چکی ہے)

اس لئے احباب جماعت سے اُمید ہے کہ وہ ادارے کے مذکورہ تمام شعبوں کے لئے مولانا موصوف سے زیادہ سے زیادہ تعاون فرمائیں گے تاکہ ادارہ پوری خوش اسلوبی سے اپنے عزائم و مقاصد کو بروئے کار لا سکے۔ واجرکم علی اللہ

(محمد عطاء اللہ حنیف مدیر دار الدعوۃ السلفیہ، شیش محل روڈ۔ لاہور)

اہل حدیث کانفرنس جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کی قراردادیں

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کی اہل حدیث کانفرنس منعقدہ ۳۔۴۔۵ مئی ۱۹۸۵ء کے عظیم اجتماع میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ مکمل اسلامی دستور کا نفاذ

یہ ملک دو صد سالہ مسلسل قربانیوں کے بعد اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے لیکن ۳۷ سال میں اسلامی دستور کا مسئلہ ہنوز روزِ اول کی حیثیت رکھتا ہے جب کہ قوم نے حالیہ ریفرنڈم میں صدرِ پاکستان کو اسلامی دستور کے نفاذ کے مکمل اختیارات دے دیئے ہیں۔ نئے انتخابات ہو چکے ہیں۔ منتخب ممبران اسمبلی بھی اسلام کے نفاذ کے وعدے پر قوم سے بھرپور اعتماد حاصل کر چکے ہیں۔ اس لئے یہ عظیم الشان اجتماع صدرِ پاکستان، وزیرِ اعظم پاکستان اور قابلِ صد احترام ممبران قومی اسمبلی سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اولین فرصت میں مکمل اسلامی دستور کا نفاذ کر کے ملک کو استحکام بخشیں۔

۲۔ شرک و بدعت کی سرپرستی سے گریز کیا جائے

ہم حکومت کے ایوانوں سے شرک و بدعت کی سرپرستی کو ملک و ملّت اور عقیدہ توحید و سنّت کے لئے نہایت مہلک قرار دیتے ہیں۔ الیکشن یا وزارت میں کامیابی کے بعد بزرگوں کی قبروں پر چادریں چڑھانا اور اپنی کامیابی کا باعث ان کو قرار دینا دینی نقطۂ نگاہ سے قطعاً حرام ہے۔ لہٰذا حکمرانوں کا اس سے اجتناب ضروری ہے۔

۳۔ قرارداد تعزیت

یہ اجتماع حضرت مولانا حافظ فتحی نزیل مکہ مکرمہ، مولانا کرم الدین سلفی، مولانا عبداللہ۔ بی۔ اے فیروزپوری خانیوال، مولانا حافظ حسام الدین ماموں کانجن، رانا منیر احمد ناگرہ، مولانا محمد حسین طور اور مولانا عبیداللہ نور کی وفات حسرت آیات پر اپنے انتہائی حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ ان کی ملکی، ملی، سیاسی، علمی اور دینی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ پاک کے حضور ان کے درجاتِ عالیہ کی بلندی کے لئے دست بدعا ہے۔ نیز یہ اجلاس مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی کے اکلوتے فرزند انعام الرحمٰن کی اچانک وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتا ہے اور مولانا یزدانی کے صبر و ثبات کے لیے دعاگو ہے۔

۴۔ فحاشی و بے حیائی کی مذمّت

آج کل ملک میں فحاشی۔ عریانی، آوارگی خاصی ترقی پذیر ہے۔ مصنوعات، دکانوں کے بورڈ، کاروباری لیبل پر ہر جگہ عورت کی تصویر لازم سمجھی جاتی ہے۔ فحاشی و عریانی کی رہی سہی کسر اخبارات و رسائل کے باتصویر ایڈیشنوں نے پوری کر دی ہے جن میں عریاں اور ایمان سوز تصویریں شائع کی جا رہی ہیں۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ فحاشی و بے حیائی کی نشر و اشاعت پر پابندی لگائی جائے۔ اخبارات کو اس غلط روش سے حکماً باز رکھا جائے۔

۵۔ نظامِ عشر و زکوٰۃ میں تفریق ختم کی جائے

ملک میں نافذ شدہ نظامِ عشر و زکوٰۃ اسلامی روح اور کتاب و سنّت کی تعلیمات کی رو سے بہت اصلاح طلب ہے۔ سیونگ اکاؤنٹ میں زکوٰۃ کی فرضیت۔ کرنٹ اکاؤنٹ میں عدمِ فرضیت۔ اہل سنت پر زکوٰۃ فرض اور شیعہ اس سے مستثنیٰ۔ عشر میں پیداوار سے قطع نظر مزارع زمین پر اس کی فرضیت سمجھ سے باہر ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ غیر شرعی تفریق اور مخالف کتاب و سنّت دفعات کو ختم کر کے

تمام اکاؤنٹوں پر اور شیعہ و سُنّی ہر دو پر یکساں طور پر نظام عشر و زکوٰۃ نافذ کیا جائے۔

۶۔ مخربِ اخلاق فلمیں بند کی جائیں

ایک اسلامی ملک میں رقص و سرود، گانا بجانا اور مخربِ اخلاق فلموں کی نمائش کا قطعاً کوئی جواز نہیں۔ وی سی آر کے فتنے نے معصوم بچوں اور شریف گھرانوں میں اخلاقی تباہی مچا رکھی ہے۔ یہ فتنہ روز بروز پھیل رہا ہے۔ مسلمان شرفاء اس سے انتہائی پریشان ہیں۔ لہٰذا یہ اجتماعِ عام حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ ان فتنوں کا سدِّ باب کیا جائے۔

۷۔ روسی جارحیت کی مذمّت

روسی افواج جس جارحانہ انداز سے جدید اور تباہ کن اسلحہ کے ذریعے مظلوم اور مجاہد افغانیوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔ جس بے دردی اور درندگی سے افغانی بچوں۔ بوڑھوں۔ مردوں اور عورتوں کو اس نے نشانۂ ستم بنایا ہے۔ وہ افغانی تاریخ کا ایک نہایت سیاہ باب ہے۔ اب روس جس جارحانہ انداز سے پاکستان کو بھی نشانۂ ستم بنانا چاہتا ہے وہ بھی خاصا تشویشناک ہے۔ ہم جہاں افغانیوں پر روسی جارحیت کی مذمت کرتے ہیں وہاں دنیا بھر کے حکمرانوں سے انسانیت کے نام پر یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ روس کو نہ صرف اس جارحیت سے روکیں بلکہ وہ روس کو مجبور کریں کہ وہ مجبور و مقہور افغانیوں کو اپنا مسئلہ خود حل کرنے کا موقع دیں۔

۸۔ فرقہ وارانہ فسادات کی مذمّت

ہندوستان میں آئے دن فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد اب تک اڑھائی ہزار سے زائد فرقہ وارانہ فسادات ہو چکے ہیں جن میں لاکھوں مسلمانوں کو لقمۂ اجل بنایا جا چکا ہے۔ ان کی کروڑوں کی جائداد یں تباہ ہو چکی ہیں۔ اب پھر صوبہ سوراشٹر (گجرات)، مہاراشٹر (بمبئی) میں جو مسلمانوں کا قتلِ عام ہوا اور ہو رہا ہے۔ وہ انتہائی تشویشناک ہے۔ حیرت ہے کہ تیسری دنیا کے اجلاسِ عام میں کسی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ بھارت میں اس خونِ مسلم کی ارزانی کی مذمت کرے۔

یہ عظیم الشان اجتماع بھارت کے فرقہ وارانہ فسادات اور مسلمانوں کے قتلِ عام کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومتِ پاکستان سے گذارش کرتا ہے کہ وہ بھارت کے اس جبر و استبداد کو دنیا بھر میں پیش کرے۔

۹۔ ایران۔ عراق جنگ کی مذمّت

گزشتہ ساڑھے چار برس سے عراق۔ ایران کی جو جنگ جاری ہے۔ جس میں لاکھوں انسان لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔ لاکھوں اپاہج اور خانماں برباد ہو چکے ہیں بے شمار شہر راکھ کے ڈھیر اور کھربوں کا سرمایہ اس جنگ کی نذر ہو چکا ہے۔ یہ اجتماع ایران و عراق جنگ پر نہ صرف تشویش کا اظہار کرتا ہے بلکہ خمینی اور صدام سے خدا کے نام پر جنگ بند کرنے کی اپیل کرتا ہے۔

۱۰۔ مرزائیت کی مذمّت

یہ اجتماعِ عام اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کی نہ صرف مذمت کرتا ہے۔ بلکہ اس کو اسلام اور پاکستان کے لئے انتہائی تشویشناک قرار دیتا ہے۔ قادیانیوں نے بیرونِ ملک پاکستان کو بدنام کرنے کا جو پروگرام مرتب کیا ہے۔ وہ نتائج کے اعتبار سے انتہائی تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ اجتماع حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صدر کے قادیانی آرڈیننس کے تقاضوں کو بروئے کار لا کر ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے جو قادیانی ممبران اسمبلیوں یا سینٹ میں مسلمان سیٹوں پر پہنچ چکے ہیں ان کی رکنیت کو ختم کیا جائے۔ نیز قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے فارغ کیا جائے۔

۱۱۔ اسرائیل کی مذمّت

اسرائیل نے عرب مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے ہیں اور آئے دن جس انداز سے مسلمانانِ فلسطین کو نشانۂ ستم بنا رہا ہے اور بیت المقدس کے سلسلہ میں جو ناپاک عزائم رکھتا ہے۔

یہ اجتماع اس کی شدید مذمت اور ان کے خلاف شدید نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اسرائیلی غنڈوں کو عالمِ اسلام کے لیے عموماً اور عربوں کے لیے خصوصاً ایک ناسور سمجھتا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ سب امریکی سامراج کی پشت پناہی کا نتیجہ ہے۔ عالمِ اسلام کو دین کی بنیاد پر متحد ہو کر بنیان مرصوص بن جانا چاہیئے۔ بیت المقدس اور فلسطین کو صلاح الدین ایوبی کی جرأت و فراست کی ضرورت ہے ورنہ اسرائیلی غنڈے ایک ایک کر کے عالمِ عرب کو ہڑپ کر جائیں گے۔

۱۲۔ علماء کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے

گذشتہ سالوں میں مولانا اسلم قریشی اور مولانا اشرف ہاشمی کو اغوا کیا گیا۔ اب تک ان کی زندگی و موت کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ حکیم فیض عالم صدیقی، مولانا داؤد نتہی، حافظ قاسم محمود کو دن دہاڑے قتل کیا گیا۔ ابھی تک ان کے قاتلوں کو کیفرِ کردار تک نہیں پہنچایا گیا۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ گم شدہ علماء کا سراغ لگایا جائے اور علماء کے قاتلوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

۱۳۔ دینی جماعتوں کو دعوتِ اتحاد!

یہ اجتماعِ عام موجودہ عالمی اور ملکی تشویشناک حالات کے پیشِ نظر پاکستان بھر کی دینی جماعتوں کے قائدین سے پرزور گزارش کرتا ہے کہ اس وقت اسلام کے نفاذ کے خلاف اندرونی و بیرونی سازشیں تیزی سے جاری ہیں لہٰذا ملک کے استحکام اور اسلام کے فروغ و نفاذ کے لیے تمام دینی جماعتیں دین کے مشترکہ اصولوں مشترکہ اقدار اور کتاب و سنت کی تعلیمات کو بروئے کار لانے کے لیے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں۔ کراچی میں ۱۹۵۲ء میں ۳۲ علماء کے اجتماع میں منظور کردہ بائیس نکات اس دینی اتحاد کا منشور بننا چاہیئے۔ اگر حالات اسی ڈگر پہ چلتے رہے اور دینی جماعتیں باہمی سر پھٹول میں مبتلا رہیں تو سرخ و سفید کفر کسی فقہی امتیاز کو روا نہیں رکھے گا۔ بلکہ تمام دین پسندوں کو تہ تیغ کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔

۱۴۔ جماعتی قائدین سے دردمندانہ اپیل!

گذشتہ سال سے اہلِ حدیث بھائیوں میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں جو اب دو جماعتوں کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ اہلِ حدیث کی یہ آویزش جماعت کے لیے تباہی کا موجب ہے۔ لہٰذا کل پاکستان اہلحدیث کانفرنس ماموں کانجن کا یہ اجتماعِ عام دونوں جماعتوں کے قابلِ احترام قائدین سے اللہ کے نام پر اپیل کرتا ہے کہ اپنی ذاتی انا کو بالائے طاق رکھ کر محض اللہ کی رضا کے لئے اور کتاب و سنت کی دعوت کے لئے متحد ہو جائیں۔ ہمارے نزدیک اس کی بہتر صورت یہ ہو سکتی ہے کہ دونوں جماعتیں اپنا ایک ایک نمائندہ دیں۔ ایک تیسرا شخص غیر جانبدار ان کا سربراہ بنایا جائے۔ یہ کمیٹی پوری شرح و تفصیل سے دونوں جماعتوں کے موقف کو سنے اور نوٹ کرے۔ پھر کتاب و سنت کی روشنی میں بالکل غیر جانبدار ہو کر اللہ اور رسول کے فرمان کے مطابق وہ اپنا فیصلہ دے۔ اور دونوں جماعتیں اس فیصلہ کے مطابق عمل کریں۔

اطلاعات و اعلانات

مدارس و مساجد سے تعاون کی اپیل

۱۔ باب الاسلام سندھ میں ضلع دادو کے ایک چھوٹے سے قصبہ موضع لونگ تنیہ میں چند دردمندانہ لوگوں نے کچھ عرصہ سے توحید کی شمع جلا رکھی ہے۔ ایک چھوٹا سا مدرسہ اور ایک تبلیغی و اشاعتی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ ایک پرانی ویران سی مسجد کی از سرِ نو تعمیر کا ارادہ ہے۔ اشاعتی ادارے کی طرف سے قرآن و سنت کی تبلیغ کے لیے گذشتہ تین سال کے اندر دس ہزار سے زائد سندھی کتب شائع کی گئیں۔ امسال مولوی محمد ابراہیم خادم مرحوم کی مشہور و معروف پنجابی نظم بعنوان "مسلک اہل حدیث" سندھی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کی گئی ہے۔ "اثبات رفع یدین" انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگی۔ اصحابِ خیر کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس کارِ خیر میں مکمل تعاون فرما کر خدمتِ دین کا فریضہ انجام دیں (خان محمد مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن والحدیث معرفت عبدالوہاب سانگی دوکاندار مین روڈ میہڑ۔ ڈاکخانہ میہڑ ضلع دادو۔ سندھ)

۲۔ جمعیۃ اہلحدیث جام پور کی کوشش سے بستی چھینہ کے چند آدمیوں نے مسلک اہل حدیث قبول کر لیا ہے اس لئے وہاں مسجد و مدرسہ زیر تعمیر ہے۔ مقامی جماعت نہایت ہی غریب ہے۔ اس لیے ہم مخیر احبابِ جماعت سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں (محمد اسماعیل و مولانا محمد لیسین صاحب راہی ناظم ادارہ تبلیغ جمعیت اہل حدیث جام پور ضلع راجن پور)

۳۔ ناظم مدرسہ دار السلام السلفیہ کھڈیاں خاص سرلیٹ نما عبدالخالق صاحب نے مشکل ترین حالات میں مدرسہ کو جاری رکھا ہوا ہے۔ شعبہ حفظ میں خاصی رونق ہے۔ مقامی بچے جو ناظرہ پڑھتے ہیں ستر سے کچھ اوپر ہیں اور جن بیرونی بچوں کا خورد و نوش کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہے۔ وہ چالیس کے قریب ہیں اس لیے ان سے تعاون اہلِ اسلام پر فرض ہے۔ (مولانا حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی)

(۴) جامعہ سعیدیہ خانیوال میں درس نظامی کے علاوہ شعبہ حفظ و ناظرہ کے علاوہ مدرسۃ البنات کا کام بھی ساتھ ہی جاری ہے۔ مخیر احباب زیادہ سے زیادہ تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ مدرسہ میں ۱۵ شوال سے داخلہ شروع ہوگا (قاری غلام محمد ناظم مدرسہ جامعہ سعیدیہ خانیوال)

مدارس میں داخلے

۱۔ جمعیت اہل حدیث کراچی کے زیر نگرانی جامعہ دار الحدیث رحمانیہ درس نظامی کی قدیم درس گاہ ہے اس میں طالب علموں کے لئے داخلے جاری ہیں۔ تمام جماعتوں میں داخلہ حاصل کرنے کی آخری تاریخ ۲۵ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ ہے۔ داخلے کے خواہش مند طلبہ اس تاریخ سے پہلے اپنی علمی قابلیت، عمر اور دوسرے ضروری کوائف کے ساتھ مہتمم جامعہ سے رجوع کریں۔ (مہتمم جامعہ دار الحدیث رحمانیہ سفید مسجد، سولجر بازار، کراچی)

۲۔ جامعہ علوم اسلامیہ چوک سرور شہید (چوک منڈا) (ضلع مظفر گڑھ) میں پرائمری پاس بچوں کا داخلہ یکم شوال المکرم سے شروع ہوگا جنہیں سات سال میں الف اے کرانے کے ساتھ ساتھ فاضل علوم اسلامیہ اور فاضل عربی وغیرہ کی کلاسیں کرائی جائیں گی۔ نیز شعبہ حفظ میں بچوں کو قرآن پاک کی تحفیظ مع تجوید پانچ سال میں بمع پرائمری نماز، اخلاقیات و ارکانِ اسلام وغیرہ کی تعلیم دی جائے گی (محمد شعیب خان نگران جامعہ علوم اسلامیہ چوک سرور شہید (چوک منڈا) ضلع مظفر گڑھ)

ضرورت ہے

۱۔ مدرسہ دار القرآن والسنۃ چک ۸۰ گ ب ضلع فیصل آباد کے لئے ایک مستند قاری کی ضرورت ہے مناسب تنخواہ دی جائیگی خواہش مند حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ (عتیق اللہ ستیانہ بنگلہ ضلع فیصل آباد)

۲۔ جامع مسجد مبارک اہل حدیث نغیر آباد شالامار ٹاؤن کے لیے ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے جو دن رات مسجد میں قیام کرے۔

رہائش کا الگ بندوبست نہیں ہے۔ معاوضہ معقول ہوگا دیگر شرائط بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت طے کریں (مولوی محمد ابراہیم امیر جمعیت اہل حدیث نیفز آباد شالامار شادن۔ لاہور)

۳۔ جامع مسجد اہل حدیث مجاہد آباد کے خادم مسجد کے اچانک انتقال کی وجہ سے ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے جو عقیدتاً اہلحدیث ہو۔ خوراک۔ لباس اور رہائش کے علاوہ مناسب تنخواہ بھی ملے گی۔ بالمشافہ ملیں (حاجی محمد یونس ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث مجاہد آباد لاہور)

پانچ مرلے زمین صدقہ جاریہ

عنوان بالا کے تحت ہم نے ۲۹ مارچ ۸۵ء کے الاعتصام میں عرض کی تھی کہ ہم چھ بہن بھائی ہیں۔ ہمارا نہ کوئی معقول ذریعہ آمدن ہے اور نہ کوئی رہائشی مکان ہے اس اعلان کو پڑھ کر حیدر آباد سے ایک مہربان عزیز احمد صاحب نے پندرہ ہزار روپیہ عطا کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور جان و مال میں برکت عطا کرے۔

بقایا رقم بارہ ہزار روپیہ کم از کم درکار ہے۔ کوئی صاحب ثروت یہ رقم عنایت کر دے تو ہم فیصل آباد میں پانچ مرلے زمین حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے تعاون کرنے والے کے باقیات الصالحات میں اس زمین کے وزن کے برابر درجات عطا فرمائے (ذ۔س معرفت مولانا رحمت اللہ صاحب خطیب جامع اہل حدیث نزد لائق علی چوک واہ کینٹ)

مولانا یزدانی صاحب کے لخت جگر کے لیے اظہار تعزیت

مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی کے اکلوتے فرزند ارجمند کے انتقال پر ملال پر مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے تعزیتی مراسلے موصول ہوئے ہیں جن میں مولانا کے ساتھ ہمدردی اور تعزیت کے ساتھ دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا کرے۔

۱۔ سعید بن عزیز یوسف زئی اہلحدیث یوتھ فورس۔ کراچی
۲۔ محمد اشرف بھٹہ انجمن تبلیغ الاسلام ڈھولن ہٹھاڑ ضلع قصور۔
۳۔ محمد اسلم نیازی ایم اے جمعیت اہل حدیث میانوالی۔

تنقیدِ سدید بر رسالہ اجتہاد و تقلید

ایک دیوبندی عالم کی کتاب "اجتہاد و تقلید" کے جواب میں مولانا سید بدیع الدین راشدی (پیر جھنڈا) مدظلہ کی شہرہ آفاق تصنیف "تنقیدِ سدید بر رسالہ اجتہاد و تقلید" اعلیٰ کتابت بہترین طباعت اور دیدہ زیب جلد کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ ناشرین کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب خانوں میں بھی دستیاب ہے۔

- ۱:- مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ - لاہور
- ۲:- سبحانی اکیڈمی - اردو بازار - لاہور
- ۳:- نعمانی کتب خانہ اردو بازار - لاہور

اپنے موضوع پر بلند پایہ علمی مرقع • قیمت ۴۵ روپے

براہ راست منگوانے والوں کو محصول ڈاک معاف

ادارہ احیاء تراث اہل السنۃ

اللہ آباد - ڈاکخانہ نظام آباد براستہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

بقیہ • انعامی اسکیمیں ایک خاتون کی نظر میں

کونڈے میں اپنے گھر میں دہی جماتی اور گرمیوں میں ہم لوگ میٹھی اور ٹھنڈی لسی پیا کرتے تھے۔ اب میں دہی کا پیکٹ انعامی کوپن کے لالچ میں خریدتی ہوں اور مہینہ میں دو گنے پیسے خرچ کر دیتی ہوں۔

ہم سفید پوش لوگ ہیں، قناعت کو کسی قدر بھی پسند کریں، مگر بچوں کی ضدوں کے آگے ہتھیار ڈال دیتے ہیں، ہمارے سامنے خواہشوں کا پنڈورا باکس کھول دیا گیا ہے۔ اب انعامی کوپن ہمیں مصائب کی طرح گھیرے ہوئے ہیں اور امید کی پری ہمیں اس کم بخت باکس کو بند نہیں کرنے دیتی (ہفت روزہ "تکبیر" کراچی ۱۰ مئی ۸۵ء)

مُبتکرات اللآلی والدرر

فی المحاکمۃ

بین العینی وابن حجر (عربی)

تالیف: الشیخ عبدالرحمٰن البوصیری

حافظ ابن حجرؒ کی فتح الباری پر علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ کے ایرادات و اعتراضات کا محاکمہ و جائزہ - قیمت ۶۰ روپے

دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور ۲

اہلِ علم و تحقیق کے لئے ایک قیمتی تحفہ

تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوٰۃ (عربی)

مؤلفہ: ڈپٹی سید احمد حسنؒ مؤلف احسن التفاسیر و مولانا شرف الدین محدث دہلویؒ

اس کے پہلے دو حصے نصف صدی قبل مطبع مجتبائی دہلی سے شائع ہوئے تھے اور آج کل نایاب تھے اب دارالدعوۃ السلفیہ لاہور نے اس کا فوٹو شائع کر دیا ہے۔

علاوہ ازیں اس کی تیسری جلد جو کتاب النکاح سے کتاب الرقاق تک ہے۔ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف حفظہ اللہ کی تحقیق اور اضافوں کے ساتھ ادارے نے شائع کی ہے جو پہلے ہی دستیاب ہے۔

تینوں حصے کی قیمت ۲۰۰ روپے

صرف تیسرا حصہ ۸۰ روپے

چوتھے حصے پر جس پر کتاب مکمل ہو جائے گی کام جاری ہے انشاء اللہ وہ بھی جلد منظر عام پر آجائے گا۔

حسب ذیل پتے سے طلب فرمائیے

دارالدعوۃ السلفیہ • شیش محل روڈ - لاہور ۲

معروف قدیمی معیاری دینی درس گاہ

جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھاکشن کی تعمیرِ نو

ایک عظیم صدقہ جاریہ اور بہترین ذریعہ نجات

جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھاکشن ایک قدیمی تعلیمی تبلیغی تربیتی اور رفاہی ادارہ ہے جہاں چوالیس سال سے خدمتِ دین کا عظیم کام پوری محنت دیانت اور خلوص سے انجام پا رہا ہے۔ جامعہ میں اس وقت تیرہ اساتذہ کرام، تین سو سے زائد طلبہ کو تمام علوم عربیہ مع حفظ القرآن کی تعلیم و تدریس میں شب و روز مصروف ہیں۔ نیز یہاں جدید تقاضوں کی تکمیل کے لئے میٹرک کی تعلیم بھی باقاعدہ دی جا رہی ہے جامعہ سے ہر سال علماء و حفاظ فارغ التحصیل ہو کر خدمتِ اسلام کے عظیم کام میں مصروف ہو رہے ہیں۔

- جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھاکشن کی تعمیرِ نو کا کام جاری ہے حدیث بلاک تقریباً ۴ لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل ہو چکا ہے اس وقت جامعہ کو قرآن بلاک (تعلیم القرآن کی تدریس کے کمروں) کی تعمیر اور حدیث بلاک کے فرش کا کام درپیش ہے جس کی لاگت کا تخمینہ تقریباً دو لاکھ بیس ہزار روپیہ ہے احباب مخیرین توجہ فرمائیں تو ان شاء اللہ یہ کام جلد مکمل ہو سکتا ہے ع برکریماں کارہا دشوار نیست
- عمارت کی کمی کی بنا پر حدیث بلاک (درس نظامی کے تدریسی کمروں) کو بیک وقت تمام شعبوں کی تعلیم و تدریس۔ رہائش۔ مسجد اور دوسری ضرورتوں کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ جامعہ کے کوائف سے مکمل آگاہی کے لیے درج ذیل پتے سے جامعہ کی سالانہ رپورٹ طلب فرمائیں۔

جامعہ کے لئے ضرورت اساتذہ کرام جامعہ کے شعبہ درس نظامی (ہوسٹل)، شعبہ حفظ القرآن اور شعبہ ہائی سکول کے لئے محنتی تجربہ کار صاحب لیاقت اور خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار اساتذہ کی ضرورت ہے خواہش مند اصحاب رابطہ فرمائیں۔ مشاہرہ تجربہ و لیاقت کے مطابق معقول دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پروفیسر عبدالحکیم سیف ایم۔ اے۔ ناظم اعلیٰ جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھاکشن ضلع قصور

حضرت حافظ محمد عبداللہ بڈھیمالوی مدظلہ العالی کے زیر سرپرستی

مدرسہ دارالحدیث و حفظ القرآن کا عظیم تعلیمی منصوبہ

ہم نے گذشتہ سال اس دینی درسگاہ کے لیے ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا تھا جس کے لیے دو ایکڑ رقبہ بمقام جلہ چوک تاندلیانوالہ منڈی ضلع فیصل آباد میں بفضل اللہ تعالیٰ -/۱۵۲۰۰۰ (ایک لاکھ باون ہزار) روپے ادا کر کے پہلا مرحلہ طے کر لیا گیا۔ اب دوسرے مرحلے میں اس رقبے پر عظیم الشان مسجد، دارالاقامہ، دارالتدریس، لائبریری، ڈسپنسری وغیرہ کی تعمیر کا پروگرام ہے۔

عرصہ دراز سے (مدرسہ دارالحدیث و حفظ القرآن رحمانیہ رجسٹرڈ) چک نمبر ۴۰۵ گ ب کمیانہ دینی تعلیم و تبلیغ میں مصروف ہے ہر سال طلبہ سند فراغت حاصل کرتے ہیں۔ بیرونی طلبہ کی تعداد امسال ۶۰/۷۰ کے درمیان رہی اور حسب سابق باقاعدہ امتحان ہوئے۔ اول۔ دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم ہوئے۔ درس نظامی کے علاوہ شعبہ حفظ القرآن والناظرہ برائے طلبہ و طالبات اور پرائمری سکول کا باقاعدہ انتظام ہے۔ اس مدرسہ کا سالانہ خرچ ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہے اور اس کے لیے مستقل آمدن میں سات ایکڑ رقبہ اسی گاؤں میں ہے) باقی کوئی خاص مستقل آمدن نہیں آپ کے صدقہ و خیرات سے کام چل رہا ہے۔ آپ اس رمضان المبارک میں اس مدرسہ اور دینی درسگاہ کے عظیم منصوبہ کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اس سال مہتمم مدرسہ حاجی عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کی بینائی سفید موتیا آنے کی وجہ سے بند ہو گئی ہے اس لیے راقم الحروف اکیلا ہی حاضر خدمت ہونے کی کوشش کریگا بصورت دیگر آپ اس پتہ پر اپنا زرِ تعاون ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۵ P.L.S حبیب بنک تاندلیانوالہ

یا بنام:۔ حاجی عبدالحق کمیانہ ۴۰۵ گ ب ڈاکخانہ خاص • تحصیل سمندری • ضلع فیصل آباد

المعلن:۔ محمد بن عبداللہ ناظم مدرسہ دارالحدیث کمیانہ۔

PHONE 54406 | WEEKLY **AL-AITISAM** LAHORE | RL. NO. 5523

31-5-85

طابع: چوہدری عبدالباقی نسیم ● مطبع: اومنی پرنٹرز، لاہور ● ناشر: محمد عطاء اللہ حنیف ● مقامِ اشاعت: شیش محل روڈ، لاہور